اردو تراجم و تفاسیر قرآن

(ایک تاریخی جائزہ)

محمد مسعود احمد

۱۹۵۹ء میں راقم نے سندھ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کے لئے قرآن کریم کے اردو تراجم و تفاسیر پر ایک تحقیقی مقالے کا آغاز کیا۔ جو تقریباً سات برس بعد ۱۹۶۶ء میں مکمل ہوا۔ اس طویل عرصے میں کراچی، حیدرآباد سندھ، میرپورخاص، بہاولپور، لاہور، ربوہ، حسن ابدال، پشاور، دہلی، علی گڑھ، رام پور، گوالیار، بمبئی، مدراس، حیدرآباد دکن، ٹونک، جودھپور، پٹنہ اور لندن کے ۶۱ کتب خانوں سے بالواسطہ اور بلا واسطہ استفادہ کیا گیا۔ بہت سے تراجم و تفاسیر سے استفادہ کیا اور اس طرح ۱۲۳ تراجم اور ۱۷۰ تفاسیر کے متعلق معلومات فراہم کی گئیں۔ ساتھ ہی ایک جامع مقدمہ لکھا گیا۔ جو فلسکیپ سائز کے ٹائپ شدہ ۹۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں پاک و ہند اور دوسرے ممالک کی جدید و قدیم ۶۰ زبانوں کے تقریباً ۳۰۰ تراجم و تفاسیر کا ذکر کیا گیا ہے۔

اردو تراجم و تفاسیر کے اعداد و شمار کی فراہمی کے سلسلے میں مختلف حضرات نے اپنی سی کوشش کی ہے۔ مثلاً محمد اسلم جیراج پوری (تاریخ القرآن، ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء علی گڑھ)، مرزا محمد سجاد بیگ (الفہرست، دہلی)، مولوی عبدالحق (پرانی اردو میں قرآن مجید کے ترجمے اور تفسیریں، ۱۹۳۷ء/۱۳۵۶ھ، حیدرآباد دکن)، ڈاکٹر ہاشم امیر علی (قرآنی تراجم اردو کے چند نسخے، ۱۹۳۹ء/۱۳۵۸ھ، حیدرآباد دکن)، ڈاکٹر محمد سعیداللہ (القرآن فی

کل لسان ، ١٩٣٧ء/١٣٦٦ھ حیدرآباد دکن) ، پروفیسر عبدالصمد صارم (تاریخ التفسیر و تاریخ القرآن ، ١٩٦٣ء/١٣٨٣ھ، لاہور)، محمد اسلم ملک (قرآن کے اردو تراجم کا جائزہ ، ١٩٥٥ء/١٢٧٥ھ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور)، محبوب رضوی (قرآن مجید کے اردو تراجم ١٩٥٣ء /١٣٤٣ھ، دیوبند)، عبد القیوم ندوی (تاریخ القرآن ، لاہور)، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ، (اردو کی ترقی میں تراجم کا کردار (انگریزی) کراچی) وغیرہ وغیرہ — لیکن یہ تمام کوششیں اور کاوشیں جزوی ہیں مکمل نہیں ۔

انجمن ترقی اردو پاکستان (کراچی) نے سالہا سال کی محنت و جاں کاہی کے بعد ١٩٦٤ء/١٣٨٤ھ میں قاموس الکتب اردو کی پہلی جلد کراچی سے شائع کی، اس میں نسبتاً کچھ زیادہ تراجم و تفاسیر کا ذکر کیا گیا ہے لیکن جامع نے لاتعداد تراجم و تفاسیر اور دوسری بہت سی کتابوں کو نظر انداز کر دیا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ فہرست بھی ناقص اور نامکمل ہے ۔ ١٩٦٩ء/١٣٨٩ھ میں سیارہ ڈائجسٹ (لاہور) کے قرآن نمبر کا دوسرا اور پھر ١٩٧٠ء/١٣٩٠ھ میں تیسرا حصہ شائع ہوا ۔ دوسرے حصے میں محمد عالم مختار حق کا مضمون ''قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر،، اور تیسرے حصے میں موصوف ھی کا مضمون ''فہرست تراجم و تفاسیر قرآن مجید،، نسبتاً جامع ہے اور ان دونوں مضامین میں مجموعی طور پر قاموس الکتب سے زیادہ تفصیلات فراہم کی گئی ہیں لیکن یہ تفصیلات بھی حتمی اور قطعی نہیں ۔

عربی اور فارسی کی طرح چونکہ اردو میں بھی تفسیری سرمایہ کو اولیت حاصل ہے اس لئے ہم نے مقالے کے ابتدائی پانچ ابواب میں دسویں صدی ہجری سے لے کر چودھویں صدی ہجری (لغایت ١٣٩٠ھ/١٩٧٠ء) کی تفاسیر کا ذکر کیا ہے، اس کے بعد چھٹے باب میں ''مختلف مکاتب فکر اور ان کی تفاسیر،، پر روشنی ڈالی ہے ساتویں باب میں ''عصر حاضر کے مفسرین اور ان کے ادیبانہ اسالیب،، کا جائزہ لیا گیا ہے اور آٹھویں اور آخری باب میں تیرھویں

صدی ہجری اور چودھویں صدی ہجری کے تراجم قرآن کا ذکر کیا ہے، اس طرح کل نو ابواب ہیں، ان کے تفصیلی مطالعے سے اس حقیقت کا اندازہ ہوسکتا ہے کہ اردو میں تراجم اور تفاسیر قرآن پر کتنا کچھ لکھا جاچکا ہے۔ لیکن یہ تفصیلات بھی حتمی اور قطعی نہیں اگر تحقیق کے لئے اور مواقع ملے تو انشاءاللہ تعالی اس میں معتدبہ اضافہ ہوسکے گا۔

جن تراجم و تفاسیر کا براہ راست مطالعہ کیا گیا ہے ان کے متعلق ضروری معلومات فراہم کردی گئی ہیں۔ لیکن بہت سے ایسے تراجم اور تفاسیر ہیں جن کا بالواسطہ علم ہوا ہے، ان کے متعلق اس قسم کی تفصیلات فراہم کرنا بہت مشکل ہے۔ راقم نے اپنی سی کوشش کی ہے، اگر کسی مقام پر سہو ہوگیا ہو تو قارئین کرام اصلاح فرما کر مطلع کریں۔

اب ہم مقالے کے پہلے پانچ ابواب کا خلاصہ پیش کرتے ہیں جن میں اردو تفاسیر کا جائزہ لیا گیا ہے۔ چونکہ تفاسیر بکثرت ہیں اور ہر تفسیر کے متعلق تفصیلات فراہم کرنا موجب طوالت ہے اس لئے ہم تفسیروں کے متعلق بہت ہی مجمل اور ضروری معلومات فراہم کریں گے۔ تفصیلات کا علم تو مقالے کی طباعت کے بعد ہی ہوسکتا ہے، یہ مقالہ فلسکیپ سائز کے ٹائپ شدہ ۸۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

اردو تفاسیر قرآن کا آغاز یوں تو دسویں صدی ہجری ہی میں ہوگیا تھا لیکن دسویں اور گیارھویں صدی کی کوئی ایسی تفسیر ہم کو نہیں ملی جس کے مفسر اور سنہ تالیف کے بارے میں حتمی طور پر کچھ کہا جاسکے۔ البتہ مولوی عبدالحق مرحوم نے اپنے مضمون "پرانی اردو میں قرآن مجید کے ترجمے اور تفسیریں" میں اس عہد کی بعض نامعلوم قلمی تفاسیر کا ذکر کیا ہے مثلاً تفسیر پارہ عم (منثور)، تفسیر پارہ عم (منظوم)، تفسیر سورہ یوسف، تفسیر

سورہ یوسف وغیرہ۔ لیکن بارھویں صدی ھجری میں بہت سی ایسی تفاسیر نظر آتی ھیں جن کے متعلق مطلوبہ تاریخی تفصیلات فراھم کی جاسکتی ھیں۔

پہلا حصہ ـ تفاسیر قرآن

بارھویں صدی ھجری کی تفاسیر قرآن

(۱) ۱۱۳۱ھ/۱۷۱۸ء میں قاضی محمد معظم نے تفسیر ھندی لکھی جس کا قلمی نسخہ کتب خانہ نورالحسن (بھوپال) میں موجود ھے۔ (۲) ۱۱۴۴ھ ۱۷۳۱ء میں نکہت شاھجہانپوری کی بصائر القرآن بمبئی سے شائع ھوئی۔ (۳) کتب خانہ خاص، کراچی میں ایک قلمی تفسیر ھے (۱۲×۹، ص ۶۶۲) جو تقریباً سنہ ۱۱۵۰ھ/۱۷۳۷ء میں لکھی گئی ھے۔ یہ مخطوطہ سورۂ یسین تا سورہ ناس کی تفسیر پر مشتمل ھے، سنہ ۱۲۷۵ھ میں اس کی کتابت ھوئی ھے۔ (۴) اسی صدی میں ایک اور تفسیر سورۂ ملک ملتی ھے (۸×۹، ص ۱۳۰) اس کا قلمی نسخہ بھی کتب خانہ خاص میں موجود ھے۔ (۵) کتب خانۂ ادارۂ ادبیات اردو، حیدرآباد دکن میں تفسیر سورۃالعصر کا ایک قلمی نسخہ ھے (۲/۱-۵×۸، ص ۴۸) سنہ ۱۲۰۶ھ میں اس کی کتابت ھوئی۔ (۶) ایک دکنی عالم نے تفسیر ھفت پارہ اولی لکھی (۱۰×۹، ص ۴۴۴) جو سنہ ۱۱۸۴ھ/۱۷۷۰ء میں یا اس سے پہلے لکھی گئی ھے کیونکہ پیش نظر نسخہ کی کتابت سنہ مذکور میں ھوئی ھے۔ یہ کتب خانہ خاص کراچی میں موجود ھے۔ (۷) سنہ ۱۱۸۴ھ/۱۷۷۰ء اور سنہ ۱۱۸۵ھ/۱۷۷۱ء کے درمیان مراداللہ انصاری نے پارہ عم کی تفسیر ''خدا کی نعمت'' معروف بہ ''تفسیر مرادیہ'' لکھی اس میں سورۂ فاتحہ کی تفسیر بھی شامل ھے۔ (۴×۷، ص ۱۰۰) اس کے مختلف قلمی نسخے کراچی (۱۲۶۹ھ)۔ لاھور۔ حیدرآباد دکن

(۱۲۴۳ھ) اور علی گڑھ کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ (۸) سنہ ۱۱۸۷ھ/ ۱۷۷۳ء میں عبدالصمد دلیر جنگ نے چار ضخیم مجلدات میں ''تفسیر وھابی'' لکھی (۹×۹، ص ۱۹۷۲) اس تفسیر کا مخطوطہ سنٹرل اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔ (۹) سنہ ۱۱۹۴ھ/۱۷۸۰ء میں غلام مرتضیٰ جنون فیض‌آبادی نے پارہ عم کی تفسیر ''تفسیر مرتضوی'' کے نام سے لکھی (۶-۱/۲×۶، ص ۲۴۶) اس کے کئی قلمی نسخے موجود ہیں۔ مثلاً نسخہ انڈیا آفس لائبریری لندن (۱۲۳۰ھ) نسخہ سنٹرل اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد دکن (۱۲۵۶ھ) نسخہ ادارۂ ادبیات اردو حیدرآباد دکن (۱۲۰۰ھ) — نسخہ کتب خانہ سالار جنگ، حیدرآباد دکن (۱۲۷۰ھ) — نسخہ مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ — نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور (۱۲۰۰ھ)، نسخہ کتب خانہ خاص کراچی (مطبوعہ ۱۲۵۹ھ) — (۱۰) اسی صدی میں کسی عالم نے ابتدائی دو پاروں کی تفسیر لکھی (۱۲-۱/۲×۸، ص ۷۲) یہ مخطوطہ کتب خانہ مظفریہ، دھلی میں موجود ہے۔ (۱۱) ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد دکن میں ایک تفسیر قرآن کا نسخہ ملتا ہے۔ جو گیارھویں صدی ھجری میں لکھا گیا ہے (۶-۱/۲×۸-۱/۲، ص ۳۱۴) - (۱۲) ایک اور پارہ عم کی تفسیر کا مخطوطہ ملتا ہے جو ملا حسین واعظ کاشفی کی تفسیر حسینی کا ترجمہ ہے۔ سنٹرل اسٹیٹ لائبریری۔ حیدرآباد دکن میں بعض جزوی تفاسیر کے مخطوطات ہیں جو بارھویں صدی ھجری میں لکھے گئے ہیں۔ مثلاً (۱۳) تفسیر سورۂ یوسف (نمبر ۳۴۶) ۔ (۱۴) تفسیر سورہ مریم مع دیگر سور (نمبر ۸۶۰)- (۱۵) تفسیر پارہ عم (نمبر ۱۹۵)- (۱۶) تفسیر پارہ عم (نمبر ۸۴۳)

تیرھویں صدی ھجری کی تفاسیر قرآن

(۱) سنہ ۱۲۰۳ھ/۱۷۸۸ء میں جمال الدین خان نے کوکب دری لکھی (کتب خانہ خاص، کراچی)۔ (۲) سنہ ۱۲۰۵ھ/۱۷۹۰ء میں شاہ عبدالقادر محدث

دهلوی نے موضح قرآن تحریر فرمائی۔ اس کا ایک نادر قلمی نسخہ (مکتوبہ ۱۲۰۰ھ) ادارہ ادبیات اردو، حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔ (۳) ۱۲۰۶ھ/ ۱۷۹۱ء میں سید شاہ حقانی مارہروی کی تفسیر حقانی لکھی گئی۔ اس کے بعض اجزاء مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ میں موجود ہیں مثلاً تفسیر سورہ بقر۔ سلیمان کلکشن نمبر ۲/۲۔ تفسیر قرآن پانچ پارے، احسن کلکشن نمبر ۱۱۲، ۲۹۷۔ (۴) غالباً ۱۲۰۶ھ/۱۷۹۱ء میں ابوالوفا محمد عمر نے تفسیر کشف القلوب لکھی۔ یہ تفسیر ۱۳۱۹-۲۰ھ/۱۹۰۱-۲ء میں حیدرآباد دکن سے شائع ہوگئی تھی۔ (۵) ۱۲۰۶ھ/۱۷۹۱ء کی لکھی تفسیر سورۂ نصر (قلمی مکتوبہ امین الدین) کتب خانہ سالار جنگ، حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔ (۶) ۱۲۰۷ھ ۱۷۹۲ء میں معزالدین نے تفسیر ۲۰۔ سورۃ الضحیٰ (منظوم) لکھی جس کا ایک نسخہ کتب خانہ اسلامیہ کالج پشاور میں ہے۔ (۷) سنہ ۱۲۱۰ھ/۱۷۹۵ء میں محمد باقر آگاہ نے فوائد در فوائد کے نام سے شان نزول وغیرہ سے متعلق ایک رسالہ لکھا (۸×۵، ص ۱۳۹)، یہ نسخہ کتب خانہ خاص کراچی میں موجود ہے، اسی کتب خانے میں ایک اور قلمی نسخہ ہے جو سورہ انبیاء کی تفسیر پر مشتمل ہے (۲/۱-۴×۸، ص ۱۰) (۸) ۱۲۱۲ھ/۱۷۹۸ء میں سورۂ فاتحہ کی تفسیر مظہرالغرائب کے نام سے لکھی گئی جس کا ایک قلمی نسخہ (مکتوبہ سنہ مذکور) مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ میں موجود ہے۔ (۹) ۱۲۲۹ھ/۱۸۰۶ء میں عزیز اللہ ہمرنگ نے "تفسیر چراغ ابدی" کے نام سے پارہ عم کی تفسیر لکھی جس میں سورۂ فاتحہ بھی شامل ہے (۶×۲/۱-۹، ص ۲۲۶) اس کے کئی قلمی نسخے مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں۔ مثلاً کتب خانہ خاص، کراچی (۱۲۲۱ھ) سنٹرل اسٹیٹ لائبریری، حیدرآباد دکن (۱۲۳۲ھ) کتب خانہ سالارجنگ، حیدرآباد دکن۔ کتب خانہ جامع مسجد بمبئی وغیرہ۔ "تفسیر چراغ ابدی" چونکہ پرانی اردو میں تھی اس لئے حکیم محمد امام امامی نے لکھنو محاورے کے مطابق از سر نو مرتب کرکے ۱۲۳۶ھ

۱۸۰۲ء میں بنگلور سے شائع کر دی ہے (۲/۱۷ × ۹، ص ۴۳۰)۔ (۱۰) ۱۲۲۱ھ/ ۱۸۰۶ء میں یاور حسین نے تفسیر یاوری کے نام سے مختلف سورتوں کی تفسیر لکھی۔ (۱۱) ۱۲۳۰ھ/۱۸۱۴ء میں مولانا سید احمد شہید نے تفسیر سورہ فاتحہ لکھی (۶ × ۹، ص ۵۴)۔ اس کا قلمی نسخہ کتب خانہ خاص میں موجود ہے۔ ۱۲۳۷ھ میں یہ تفسیر مدراس سے شائع ہوئی، جس کی نقول ادارہ ادبیات اردو اور سنٹرل اسٹیٹ لائبریری، حیدرآباد دکن میں موجود ہیں۔ (۱۲) ۱۲۳۲ھ/ ۱۸۱۶ء میں غلام جیلانی نے تفسیر پارہ عم لکھی جس کا ایک قلمی نسخہ (مکتوبہ سنہ مذکور) کتب خانہ فیلسوف جنگ، حیدرآباد میں موجود ہے۔ (۱۳) ۱۲۳۶ھ/۱۸۲۰ء میں مرزا ابو الفضل کی تفسیر سورہ فاتحہ الہ آباد سے شائع ہوئی۔ (۱۴) ۱۲۴۲ھ/۱۸۲۶ء میں مولوی اکرام الدین نے "تحفۃ الاسلام" کے نام سے سورہ فاتحہ کی تفسیر لکھی (۱۲ × ۶، ص ۸۴)۔ اس کا قلمی نسخہ کتب خانہ خاص میں موجود ہے۔ (۱۲۶۲ھ/۱۸۴۵ء)۔ (۱۵) ایک جزوی تفسیر کا قلمی نسخہ اسٹیٹ لائبریری، حیدرآباد دکن میں موجود ہے (۱۲ × ۶، ص ۳۰۶)۔ سنہ ۱۲۴۶ھ/ ۱۸۳۰ء میں محمد وجیہ الدین نے اس کی کتابت کی تھی۔ (۱۶) اسی لائبریری میں ایک اور قلمی نسخہ ہے (۱۰ × ۵، ص ۲۶۸) یہ سورہ بنی اسرائیل اور سورہ کہف کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ (۱۷) سنہ ۱۲۴۰ھ/ ۱۸۲۴ء اور سنہ ۱۲۴۷ھ/ ۱۸۳۱ء کے درمیان سید محمد درویش بابا قادری نے تفسیر تنزیل لکھی جس کا دوسرا نام تفسیر فوائد بدیہیہ بھی ہے۔ یہ تفسیر مکمل اور ضخیم ہے۔ اور ۹ × ۵ سائز کے کل ۲۸۶۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے کئی مکمل اور نامکمل قلمی نسخے مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں۔ مثلاً نیشنل میوزیم کراچی (۱۲۴۷ھ/۱۸۳۱ء)، کتب خانہ ادارہ ادبیات اردو، حیدرآباد دکن (۱۲۴۴ھ/۱۸۲۸ء)، کتب خانہ خاص، کراچی (ما بعد سنہ ۱۲۵۰ھ/۱۸۳۴ء)، کتب خانہ نواب سالار جنگ، حیدرآباد دکن (۱۲۴۴ھ/ ۱۸۲۸ء)، سنٹرل اسٹیٹ لائبریری، حیدرآباد دکن (۱۲۸۲ھ/۱۸۶۴ء)، کتب

خانہ جامعہ نظامیہ، حیدرآباد دکن وغیرہ (۱۸) ۱۲۴۴ھ/۱۸۲۸ء میں امداداللہ القادری نے تفسیر پارۂ عم لکھی جس کا قلمی نسخہ نذیریہ پبلک لائبریری، دھلی میں موجود ہے۔ (۱۹) سنہ ۱۲۴۷ھ/۱۸۳۱ء میں شجاع الدین نے ''تفسیر تصریح'' کے نام سے پارہ عم کی تفسیر لکھی (۸×۵، ص ۱۱۲)۔ اس کے یہ تین قلمی نسخے دریافت ہوئے ہیں، کتب خانہ خاص، کراچی (۱۲۴۹ھ/۱۸۳۲ء) اسٹیٹ سنٹرل لائبریری حیدرآباد دکن (۱۲۰۷ھ/۱۸۳۱ء) اور کتب خانہ ادارۂ ادبیات اردو، حیدرآباد دکن (۲۰) ۱۲۴۸ھ/۱۸۳۲ء میں مولانا رؤف احمد مجددی کی ضخیم تفسیر، تفسیر مجددی، تفسیر رؤفی کے نام سے منظر عام پر آئی (۱۴×۸، ص ۱۰۶۱)۔ (۲۱) اسی زمانے میں پارہ عم کی ایک تفسیر لکھی گئی جس کا مخطوطہ کتب خانہ ادارۂ ادبیات اردو میں محفوظ ہے (۸-۱/۲×۶، ص ۱۴۸ نمبر ۸۶۸) (۲۲) ۱۲۵۰ھ/۱۸۳۴ء میں عبدالعلی بلگرامی نے تفسیر احمدی کا ترجمہ کیا۔ (۲۳) اسی زمانے میں مولانا غوثی نے تفسیر غوثی کے نام سے پارہ عم کی تفسیر لکھی (۸×۵، ص ۱۳۴) یہ مخطوطہ اسٹیٹ سنٹرل لائبریری، حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔ (۲۴) اسی زمانے میں ایک صاحب نے تفسیر سورہ یسین لکھی اور دوسرے صاحب نے آخری پارے کی تفسیر لکھی۔ یہ دونوں مخطوطات بالترتیب کتب خانہ سالار جنگ، حیدرآباد دکن اور کتب خانہ خاص، کراچی میں موجود ہیں۔ (۲۵) ۱۲۵۰ھ/۱۸۳۴ء عبداللہ بن بہادر علی کی تفسیر پنج سی پارہ ہوگلی سے شائع ہوئی۔ (۲۶) سنہ مذکور ہی میں سید امیرالدین حسین نے ممتاز التفسیر کے نام سے ایک تفسیر لکھی۔ (۲۷) ۱۲۵۳ھ/۱۸۳۷ء میں سید علی مجتہد نے توضیح مجید فی تنقیح کلام اللہ الحمید تالیف کی جو ۴ مجلدات پر مشتمل ہے۔ (۲۸) سنہ مذکور ہی میں سید علی النقوی نے توضیح مجید کے نام سے ۴ مجلدات پر مشتمل ایک تفسیر لکھی جس کا قلمی نسخہ کتب خانہ سالار جنگ، حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔ (۲۹) سنہ مذکور میں کرامت علی نے کوکب دری کے نام

سے ایک تفسیر لکھی۔ (۳۰) ۱۲۵۵ھ/۱۸۳۹ء میں انور علی لکھنوی نے قرآن مجید کے تفسیری حواشی لکھے۔ قلمی نسخہ سنٹرل اسٹیٹ لائبریری، حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔ (۳۱) سنہ ۱۲۵۹ھ/۱۸۴۳ء میں سید عبداللہ کی تفسیر مقبول شائع ہوئی (۸-۱/۲×۶، ص ۲۲۶) (۳۲) ۱۲۶۰ھ/۱۸۴۴ء میں جعفر حسن سودودی نے تفسیر قرآن (مع ترجمہ ختم الصحائف) لکھی جو غالباً شائع نہیں ہوئی۔ (۳۳) سنہ ۱۲۶۱ھ/۱۸۴۵ء میں محمد حسن خان شیدا نے تفسیر فتح العزیز کے حصہ پارہ عم کا ترجمہ کیا۔ دوسرے سال موصوف ہی نے پارہ تبارک الذی کا ترجمہ کیا جو سنہ ۱۲۶۴ھ/۱۸۴۷ء میں مطبع محمدی، بمبئی سے شائع ہوا۔ (۱۰×۸، ص ۴۹۷) تفسیر فتح العزیز کی سورہ بقرہ (آیت ۱۸۴ تک) کا ترجمہ بہت بعد میں سنہ ۱۳۱۲ھ/۱۸۹۴ء میں محمد علی چاند پوری نے کیا تھا جو دہلی سے بستان التفاسیر کے نام سے شائع ہوا تھا۔ (۳۴) ۱۲۶۲ھ/۱۸۴۵ء میں منظور علی کاتب نے تفسیر سورہ یوسف لکھی۔ (۳۵) ۱۲۶۳ھ/۱۸۴۶ء میں اکرام الدین نے تفسیر سورہ یسین و مزمل لکھی۔ (۳۶) سنہ مذکور ہی میں حکیم اشرف کی تفسیر سورہ یوسف (منظوم) بمبئی سے شائع ہوئی۔ (۳۷) ۱۲۶۳ھ/۱۸۴۷ء میں ایک صاحب نے تفسیر سورہ یوسف لکھی (۵-۱/۲×۸، ص ۱۰۸، نمبر ۲۳) یہ مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری لندن میں موجود ہے۔ اسی لائبریری میں دو اور جزوی تفاسیر ہیں۔ (۳۸) تفسیر سورۂ ق (۵-۱/۲×۸، ص ۴۶) اور (۳۹) تفسیر سورۂ رحمان (۵-۱/۲×۸، ص ۳۰)۔ (۴۰) اشرف نامی ایک اور شخص نے تفسیر سورہ یوسف لکھی جس کا قلمی نسخہ کتب خانہ خاص، کراچی میں موجود ہے (۸-۱/۲×۶، ص ۲۷۳) (۴۱) سنہ ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۵ء میں شاہ رفیع الدین کی فرمودہ اور نظر ثانی شدہ تفسیر رفیعی، نجف علی خان المعروف فوجدار خان نے مرتب کر کے شائع کرائی (۷-۱/۲×۱۰، ص ۲۲۴)۔ یہ جزوی تفسیر ہے۔ اس کا مطبوعہ نسخہ کتب خانہ خاص، کراچی میں موجود ہے۔ (۴۲) ۱۲۶۸ھ [illegible]

میں محمد مرتضی الہ آبادی کی تفسیر نور (نظم) بمبئی سے شائع ہوئی۔ (۴۳) ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۵ء میں محمد عبدالرزاق نے شیخ یعقوب چرخی کی تفسیر پر تفسیر رلیعی کے نام سے ایک تفسیر لکھی جس کا قلمی نسخہ کتب خانہ فیلسوف جنگ، حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔ (۴۴) سنہ ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۵ء اور سنہ ۱۲۷۵/۱۸۵۸ء کے درمیان نواب واجد علی شاہ نے کلکتے کے زمانہ اسیری کے دوران ''صحیفہ سلطانیہ،، کے نام سے قرآن پاک کی جزوی تفسیر لکھی۔ (۴۵) سنہ مذکور ہی میں غلام محمد مہدی کا ترجمہ تفسیر جلالین شریف (جلد اول) مدراس سے شائع ہوا۔ اس کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ فیلسوف جنگ حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔ (۴۶) ۱۲۸۰ھ میں محمد مرتضی الہ آبادی کی تفسیر سورہ یوسف (منظوم) لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ (۴۷) ۱۲۸۱ھ/۱۸۶۴ء میں محمد سلیم کی تفسیرالقرآن مطبع حیدری میں طبع ہوئی (۴۸) سنہ ۱۲۸۱/۱۸۶۴ء میں ایک صاحب نے ''ریاض دل کشا،، کے نام سے ایک تفسیر لکھی جس کا قلمی نسخہ سنٹرل اسٹیٹ لائبریری، حیدرآباد دکن میں موجود ہے (نمبر ۴۸۷)۔ (۴۹) سنہ مذکور ہی میں محمد عبدالغنی شاہ کی فضائل بسم اللہ مع تفسیر قل ھواللہ لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ (۵۰) ۱۲۸۳ھ/۱۸۶۶ء میں قطب الدین دھلوی کی جامع التفاسیر دھلی سے شائع ہوئی۔ (۵۱) ۱۲۸۴/۱۸۶۷ء/ میں محمد مرتضی الہ آبادی کی تفسیر مظہر العجائب شائع ہوئی۔ (۵۲) سنہ مذکور ہی میں۔ عبدالسلام سلام کی منظوم تفسیر ''زاد الآخرہ،، کے نام سے دو مجلدات میں شائع ہوئی (۹ × ۶، ص ۱۸۶۱) اس کا پہلا اڈیشن کانپور سے نکلا۔ (۵۳) ۱۲۸۵/۱۸۶۸ء میں ھاشم علی کا ترجمہ قرآن مع تفسیر جلالین شائع ہوا۔ (۵۴) سنہ ۱۲۸۷ھ/۱۸۷۰ء میں صبغت اللہ مدراسی کی ''تفسیر فیض الکریم،، مدراس اور حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی۔ یہ ابتدائی چھ پاروں کی تفسیر ہے (۲۲ × ۶، ص ۴۷۹) (۵۵) ۱۲۸۸/ ۱۸۷۱ء میں عبدالحکیم بن عبدالرحیم کی تفسیر فاتحۃالحکیم شائع ہوئی۔ (ص ۱۸۰) (۵۶) سنہ مذکور ہی میں سید حسار

علی سونی پتی کی تفسیر ''عمدة البیان فی تفسیر القرآن،، دو جلدوں میں مطبع یوسفی، دھلی سے شائع ھوئی۔ (جلد اول ۱۲۸۸ھ،۱۳×۸ ص ۸۱۸ - جلد دوم، ۱۳۰۲ھ، ۱۳×۸، ص ۶۹۹) - (۵۷) ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء میں امام علی اکبرآبادی کی جواھر القرآن مطبع گلشن احمد میں طبع ھوئی۔ (۵۸) سنہ ۱۲۹۱ھ/۱۸۷۴ء میں محمد سپہدار خان نے سورہ ھود کی تفسیر ''مظہر العلوم،، کے نام سے لکھی (۹×۵، ص ۱۳۳) (۵۹) ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء میں محمد حسین کی تفسیر حضرت شاھی دھلی سے شائع ھوئی۔ (۶۰) سنہ مذکور ھی میں محمد بدیع الزمان کی جامع التفاسیر لکھنؤ سے شائع ھوئی۔ (۶۱) ۱۲۹۶/ ۱۸۷۸ء میں محمد اسمعیل شافعی کی تفسیر اسمعیلی رتناگری سے شائع ھوئی۔ (۶۲) ۱۲۹۷ھ ۱۸۷۸ء میں ابو المنصور محمد ناصرالدین کی تنقیح البیان دھلی سے شائع ھوئی۔ (۶۳) سنہ مذکور ھی میں وزیر علی نے تیسیرالقرآن تسھیل الفرقان لکھی جس کا قلمی نسخہ مکتوبہ سنہ مذکور برٹش میوزیم لندن میں موجود ھے۔ (۶۴) سنہ ۱۲۹۷ھ/۱۸۷۹ء میں ملا حسین واعظ کاشفی کی تفسیر حسینی کا ترجمہ تفسیر قادری کے نام سے مولوی فخرالدین لکھنوی نے کیا جو لکھنؤ سے دو جلدوں میں شائع ھوا۔ (جلد اول ۲/۱-۹ × ۲/۱-۱۲، ص ۱۳۰۷ / جلد دوم ۹ × ۱۲، ص ۶۵۸) (۶۵)۔ اسی صدی میں شاہ عبدالحق قادری نے اپنی منظوم تفسیر '' جواھر التفسیر فی السیر و التذکیر،، لکھی جو بنگلور سے شائع ھوئی (۱۰ × ۶، ص ۲۵۸) - (باقی)